نمازیں

سنت کے مطابق پڑھیئے

جدید ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ادارہ المعارف کراچی

نمازیں

سنت کے مطابق پڑھیئے

جدید ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ادارہ المعارف کراچی

جملہ حقوق ملکیت بحق ادارہ المعارف کراچی محفوظ ہیں

باہتمام: محمد مشتاق ستی
طبع جدید: صفر ۱۴۳۹ھ - نومبر ۲۰۱۷ء
مطبع: شمس پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر: ادارہ المعارف کراچی

ملنے کے پتے

ادارة المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون: 021-35123161, 021-35032020

موبائل: 0300-2831960

ای میل: imaarif@live.com

☆ مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴　　☆ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

☆ ادارۂ اسلامیات، انارکلی، لاہور　　☆ بیت الکتب، گلشن اقبال، کراچی

☆ مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلاَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

نماز دین کا ستون ہے، اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے، ادا کرتے رہتے ہیں، اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقے سے ادا ہوں، اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں۔ حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ ہوتی ہے، بس ذرا سی توجہ کی بات ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں، اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی اور اس کا اجر و ثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہونگے۔

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا، اور وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلے میں جو غلطیاں رواج پا گئی ہیں ان کی تفصیل بیان کی تھی، جس سے بفضلہٖ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ بعض احباب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ باتیں ایک مختصر سے رسالے میں آ جائیں تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ اس مختصر سے رسالے میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لیے مفید بنائیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)۔

نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں، یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں ہیں، بلکہ صرف نماز کے ارکان کی ہیئت سنت کے مطابق بنانے کے لیے چند ضروری باتیں بیان کرنی ہیں اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پا گئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی، اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرضداشت پیش کر سکے گا کہ

ترے محبوب کی یا ربّ ! شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تُو کر دے، میں صورت لے کے آیا ہوں

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

احقر
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھیئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے:۔

۱۔ آپ کا رُخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

۲۔ آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہیے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

۳۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رُخ بھی قبلے کی جانب ہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رُخ ہیں، (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلافِ سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رُخ ہونے چاہئیں۔

۴۔ دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار اُنگل کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

۵۔ اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ کی صف سیدھی رہے، صف سیدھی کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے۔

۶۔ جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے، لیکن خلا کو پُر کرنے کے لیے اتنی تنگی بھی نہ کی جائے کہ اطمینان سے کھڑا ہونا مشکل ہو جائے۔

۷۔ اگر اگلی صف بھر چکی ہو تو نئی صف بیچ سے شروع کی جائے، دائیں یا بائیں کنارے سے نہیں۔ پھر جو لوگ آئیں، وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ صف دونوں طرف سے برابر رہے۔

۸۔ پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حال میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے، لہذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

۹۔ ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں، بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ دُرست نہیں ہے۔

۱۰۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

۱۔ دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

۲۔ ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اُوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رُخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ سا کردیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلافِ سنت ہیں، ان کو چھوڑنا چاہیے۔

۳۔ مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت ''اللہ اکبر'' کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رُخ کہنی کی طرف رہے۔

۴۔ دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا سا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

۱۔ اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہیں تو پہلے ''**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ .... الخ**'' پھر سورۂ فاتحہ، پھر کوئی اور سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف ''**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ .... الخ**'' پڑھ کر خاموش ہوجائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۂ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

۲۔ نماز میں قرأت کے لیے یہ ضروری ہے کہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دے کر قرأت کی جائے، بلکہ اس طرح قرأت کی جائے کہ خود پڑھنے والا اس کو سن سکے۔ بعض لوگ اس طرح قرأت کرتے ہیں کہ زبان اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے، یہ طریقہ درست نہیں، بعض لوگ قرأت کے بجائے دل ہی دل میں الفاظ کا تصور کر لیتے ہیں، اس طرح بھی نماز نہیں ہوتی۔

۳۔ جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رُک کر سانس توڑ دیں پھر دوسری آیت پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ**'' پر سانس توڑ

دیں، پھر ”**الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ**“ پر، پھر ”**مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ**“ پر۔اس طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں، لیکن اس کے بعد قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔ بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہوتو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

۵۔ جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے، نماز کے آداب کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں۔ یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں، یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

۶۔ جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

۷۔ ڈکار آئے تو ہوا کو پہلے منہ میں جمع کرلیا جائے، پھر آہستہ سے بغیر آواز کے اسے خارج کیا جائے، زور سے ڈکار لینا نماز کے آداب کے خلاف ہے۔

۸۔ کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رُکوع میں

رُکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:۔

۱۔ اپنے اُوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً ایک سطح پر آجائیں نہ اس سے زیادہ جھکیں، نہ اس سے کم۔

۲۔ رُکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ اتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہوجائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

۳۔ رُکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں، ان میں خم نہ ہونا چاہیئے۔

۴۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں، یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

۵۔ رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہیے۔

۶۔ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رُکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ ''**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ**'' کہا جا سکے۔

۷۔ رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

۸۔ دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

رُکوع سے کھڑے ہوتے وقت

۱۔ رُکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

۲۔ اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیئے۔

۳۔ بعض لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لیے چلے جاتے ہیں، ان کے ذمے نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں، جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہوجائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں کہ:۔

۱۔ سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

۲۔ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہوگئی ہے، اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں، لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر 1 اور نمبر 2 میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔

۳۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

سجدے میں

۱۔ سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہوجائیں۔

۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں، یعنی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

۴۔ کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں، کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۵۔ دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں، انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

۶۔ کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

۷۔ رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں، پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

۸۔ پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر ٹکی رہے، زمین سے نہ اٹھے۔

۹۔ دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑھیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رُخ ہوگئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں، وہ جتنی موڑ سکیں، اتنی موڑنے کا اہتمام کریں، بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

۱۰۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں، بعض لوگ اس طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحے کے لیے بھی زمین پر نہیں ٹکتی، اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجتاً نماز بھی نہیں ہوتی، اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔

۱۱۔ سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گذاریں کہ تین مرتبہ "**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی**" اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا ممنوع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

۱۔ ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

۲۔ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رُخ ہو جائیں، بعض لوگ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں۔

۳۔ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں، مگر انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔

۴۔ بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔

۵۔ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ ''**سبحان اللہ**'' کہا جاسکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں ''**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِی وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ** '' پڑھا جاسکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

۱۔ دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

۲۔ سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

۳۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

۴۔ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

۵۔ اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے ''**بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** '' پڑھیں۔

قعدے میں

۱۔ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔

۲۔ التحیات پڑھتے وقت جب ''**اَشْھَدُ اَنْ لَّا** '' پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور ''**اِلَّا اللہ**'' پر گرادیں۔

۳۔ اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں۔ اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

۴۔ ''**اِلَّا اللہ**'' کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں، لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

۱۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

۲۔ سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

۳۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ'' کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

۱۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں، دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔

۲۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

خواتین کی نماز

پیچھے نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کی نماز مندرجہ ذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے، لہٰذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے:۔

۱۔ خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔ بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔ بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔ بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔

یہ سب طریقے ناجائز ہیں، اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی، اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، مگر گناہ ہوگا۔

۲۔ خواتین کے لیے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔

۳۔ عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں، بلکہ کندھوں تک اٹھانے چاہئیں، اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھانے چاہئیں، دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں (بہشتی زیور)

۴۔ عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

۵۔ رکوع میں عورتوں کے لیے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں، عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔ (طحطاوی علی المراقی ص:۱۴۱)

۶۔ رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہئیں، لیکن عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں، یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

۷۔ عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔ (درمختار)

۸۔ مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں، لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں (ایضاً)

۹۔ عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے، خاص طور پر دونوں ٹخنے تقریباً مل جانے چاہئیں، پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ (بہشتی زیور)

۱۰۔ سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لیے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک وہ سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کے لیے یہ طریقہ نہیں ہے، وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

۱۱۔ عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔

۱۲۔ مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

۱۳۔ سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لیے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔ (طحطاوی)

۱۴۔ مردوں کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں، اور سجدے میں بند رکھنے کا، اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیں، نہ بند کرنے کا اہتمام کریں، نہ کھولنے کا۔ لیکن

عورتوں کے لیے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں، رکوع میں بھی، سجدے میں بھی، دوسجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

۱۵۔ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کے لیے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر میں محرم افراد گھر میں جماعت کررہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہوجانے میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مسجد کے چند ضروری آداب

۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کرلیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا، اس طرح ان شاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

۳۔ داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے، لیکن اگر جگہ بھرگئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴۔ جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہیئے، البتہ اگر ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو، تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں کے گذرنے کا احتمال نہ ہو۔ بعض لوگ پچھلی صفوں میں نماز شروع کردیتے ہیں، حالانکہ ان کے سامنے اگلی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی وجہ سے دور تک لوگوں کے لیے گذرنا مشکل ہوجاتا ہے اور انہیں لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے، ایسا کرنا گناہ ہے، اور اگر کوئی شخص ایسی حالت میں نمازی کے سامنے سے گذر گیا تو اس میں گذرنے کا گناہ بھی نماز پڑھنے والے پر ہوگا۔

۶۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں، اس کا بہت ثواب ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کرلیں، اور اگر سنتیں پڑھنے کا بھی وقت نہیں ہے اور جماعت کھڑی ہے تو فرض میں بھی یہ نیت کی جاسکتی ہے۔

۷۔ جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں، خاص طور پر اس کلمے کا ورد کرتے رہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔

۸۔ مسجد میں بیٹھنے کے دوران بلاضرورت باتیں نہ کریں، نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے نماز پڑھنے والوں یا ذکر کرنے والوں کی عبادت میں خلل آئے۔

۹۔ نماز کھڑی ہو تو اگلی صفوں کو پہلے پُر کریں، اگر اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو تو پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

۱۰۔ جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے جب امام منبر پر آ جائے تو اس وقت سے خطبہ ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے، اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۱۔ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہیئے جیسے التحیات میں بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ پہلے خطبے میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں ہاتھ زانوں پر رکھ لیتے ہیں، یہ طریقہ بے اصل ہے، دونوں خطبوں میں ہاتھ زانوں پر رکھ کر بیٹھنا چاہیے۔

۱۲۔ ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو، بدبو پھیلے یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔

۱۳۔ کسی دوسرے شخص کو کوئی غلط کام کرتے دیکھیں تو چپکے سے نرمی کے ساتھ سمجھا دیں، اس کو برسرِ عام رسوا کرنے، ڈانٹ ڈپٹ یا لڑائی جھگڑے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۴۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

☆☆☆☆